السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں ایک ہندو شخص مسجد کے کنویں میں یا مسجد میں صرف کرنے کو بخوشی کچھ رقم دے دے تو اسے ازروئے شریعت کنویں یا مسجد میں لگا سکتے ہیں یا نہیں ؟ بنیوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مال کے متعلق دریافت کرلینا چاہیے، اگر بالکل حلال ہو تو اسے قبول کرلینے میں کوئی حرج نہیں، اور مسجد وغیرہ پر بھی وہ لگ سکتا ہے۔ بیت اللہ شریف کفار ہی کا بنا ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا، صرف اتنا ہی کہا کہ انہوں نے بیت اللہ کو چھوٹا کر دیا اور دروازے کو اونچا کر دیا، اگر یہ قوم نو مسلم ہوتی تو میں بیت اللہ شریف کو اصلی نیموں پر بنا دیتا، اور دروازہ زمین کے ساتھ ملا دیتا، اور دو دروازے بنا دیتا، ایک داخل ہونے کا اور ایک نکلنے کا۔

اس سے معلوم ہوا کہ کفار کا روپیہ مسجد پر لگ سکتا ہے، بشرطیکہ حلال کمائی کا ہو، چنانچہ اس حدیث میں تصریح ہے، کہ کفار نے حلال کا روپیہ جمع کر کے بیت اللہ شریف پر لگایا تھا، مگر حلال روپیہ چونکہ کم ہو گیا، اس لیے انہوں نے بیت اللہ شریف کو چھوٹا کر دیا۔

کفار کا روپیہ مسجد پر لگانے میں اور تو کوئی خرابی نہیں، صرف بدنامی کا باعث اور اعتراض کا ذریعہ ہے کہ مسلمان ایسے بے حمیت ہوگئے ہیں کہ اپنے عبادت خانے بھی آباد نہیں کر سکتے جب تک کہ غیروں کی امداد نہ لیں، اس بدنامی اور اعتراض سے بچنے کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ روپیہ کفار سے لے کر کسی غریب مسکین کو دیا جائے، بیت اللہ شریف بے شک کفار نے اپنی حلال کمائی سے بنایا تھا، مگر اس وقت بیت اللہ شریف پر انہی کا قبضہ تھا، بلکہ اس امت کے اہل اسلام کا اس وقت وجود ہی نہ تھا، کیوں کہ یہ نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اس وقت قریبا بارہ (۱۲) یا تیرہ (۱۳) سال کی تھی، موجودہ مساجد پر اس وقت مسلمانوں کا قبضہ ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ مسلمان اپنے پسوں سے آباد کریں۔ (عبد اللہ امرتسری مدیر تنظیم) (تنظیم اہل حدیث روپڑ جلد نمبر ۷، ش نمبر ۴۵)

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02